

اک سرحدِ معدوم میں ہستی ہے ہماری
 سازِ دل بشکستہ کی بے کار صدا ہیں
 جس رُخ پہ ہوں ہم سجدہ اسی رُخ پہ ہے واجب
 گو قبلہ نہیں ہیں مگر اک قبلہ بنا ہیں
 مت ہو جیو اے سیلِ فنا! ان سے مقابل
 جانبازِ الم نقش بہ دامنِ بقا ہیں
 پائی ہے جگہ ناصیبۂ بادِ صبا پر
 خاکسترِ پروانہ، جانبازِ وفا ہیں
 ہر حال میں ہیں مرضیِ صیاد کے تابع
 ہم طاثرِ پر سوختہ رشتہ بپا ہیں
 اے وہم طرازِ نِ مجازی و حقیقی
 عشاقِ فریبِ حق و باطل سے جدا ہیں
 ہم بے خودی شوق میں کر لیتے ہیں سجدے
 یہ ہم سے نہ پوچھو کہ کہاں ناصیبہ سا ہیں
 اب منتظرِ شوقِ قیامت نہیں، غالب
 دنیا کے ہر اک ذرے میں سو حشرِ بپا ہیں

ہیں، یعنی شمعِ روشنی
 کے لیے اپنے آپ
 کو جلا رہی ہے اور
 ہم وفا کے راستے
 میں اپنا ہر سامان
 نذرِ آتش کر چکے ہیں۔
 بس اس کے سوا کچھ
 معلوم نہیں کہ ہم کیا
 ہیں۔

۲۔ لغات:
 معدوم:
 گم شدہ۔

شرح:
 ہماری ہستی اگر ہے
 تو ایسے مقام پر ہے
 جو گم ہو۔ ہم ٹوٹے ہوئے
 دل کے ساز کی صدا
 ہیں اور بالکل بیکار
 ہیں۔

مطلب یہ کہ
 ٹوٹے ہوئے ساز
 سے جو صدا نکلتی ہے،

اس میں کوئی نئے
 اور کوئی سر ہو ہی